اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY.

ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible]
بیرون ہند سالانہ [illegible]

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | مورخہ ۹ رمضان ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۳ نومبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۵۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان یکم نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½ ۷ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل خدا نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت ٹریٹوریل فورس کی ٹریننگ کے لئے انبالہ تشریف لے گئے ہیں۔

یہ خبر نہایت خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ آج بعد نماز عصر شیخ محمد نصیب صاحب جو خلافت اول کے زمانہ میں صدر انجمن کے جنرل سیکرٹری کے دفتر کے ہیڈ کلرک تھے۔ اور پھر غیر مبایعین کی انجمن میں ذمہ وارانہ عہدوں پر کام کرتے رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کی۔ اور عرض کیا کہ حضور مجھے اپنی غلامی میں قبول فرمائیں۔ حضور نے ان کو معافی عطا کرتے ہوئے ازراہ نوازش ان کی بیعت لی۔ اور دعا فرمائی۔

سنا گیا ہے کہ آج سحری کے وقت ۴ بجے کے قریب موضع کھارا متصل قادیان کا ایک زمیندار برادر مولوی دل محمد صاحب مبلغ اپنے کھیت میں حفاظت کے لئے سویا تھا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے سفید بالوں سے سبق حاصل کرو

"میرے تیس ۳۰ سال کی عمر میں ہی سفید بال نکل آئے تھے۔ اور مرزا صاحب مرحوم میرے والد ابھی زندہ ہی تھے۔ سفید بال بھی گویا ایک قسم کا نشانِ موت ہوتا ہے۔ جب بڑھاپا آتا ہے۔ جس کی نشانی یہی سفید بال ہیں۔ تو انسان سمجھ لیتا ہے۔ کہ مرنے کے دن اب قریب ہیں۔ مگر افسوس تو یہ ہے۔ کہ اس وقت بھی انسان کو فکر نہیں لگتا۔ مومن تو ایک چڑیا اور اور جانوروں سے بھی اخلاق فاضلہ سیکھ سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی کھلی ہوئی کتاب اس کے سامنے ہوتی ہے۔ دنیا میں جس قدر چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں۔ وہ انسان کے لئے جسمانی اور روحانی دونوں قسم کی راحتوں کے سامان ہیں۔ میں نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرے میں پڑھا ہے۔ کہ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں نے مراقبہ بلی سے سیکھا ہے۔" (تقریر اور خط صفحہ ۱۷)

اللہ تعالیٰ کی مشیت کو اپنے ارادوں پر مقدم رکھو

بعض انسان جو اللہ تعالیٰ کی خواہش اور ارادے کو اپنے ارادوں اور جوشوں پر مقدم نہیں کرتے وہ اکثر دفعہ دنیا ہی کے جوشوں اور ارادوں کی ناکامیوں میں اس دنیا سے اٹھ جاتے ہیں۔ ہمارے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر کو مقدمات میں بڑی مصروفیت رہتی تھی اور ان میں وہ یہاں تک منہمک اور محو رہتے تھے۔ کہ آخر ان ناکامیوں نے ان کی صحت پر اثر ڈالا۔ اور وہ انتقال کر گئے اور بھی بہت سے لوگ دیکھے ہیں۔ جو اپنے ارادوں کو خدا پر مقدم کرتے ہیں۔ آخر کار اس تقدیم ہوائے نفس میں بھی وہ کامیاب

عمل صالح کبریت احمر ہے

"اس وقت اللہ تعالیٰ کے اسم ستار کی تجلی ہے لیکن قیامت کے دن جب پردہ دری کی تجلی ہوگی۔ اس وقت تمام حقیقت کھل جائے گی۔ اس تجلی کے وقت بہت سے ایسے بھی ہوں گے۔ جو آج بڑے متقی اور پرہیزگار نظر آتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ بڑے فاسق فاجر نظر آئیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عملِ صالحہ ہماری اپنی تجویز اور قرار داد سے نہیں ہو سکتا۔ اصل میں اعمالِ صالحہ وہ ہیں۔ جس میں کسی نوع کا کوئی فساد نہ ہو کیونکہ صالح فساد کی ضد ہے۔ جیسے غذا طیب اس وقت ہوتی ہے۔ کہ وہ نہ کچی ہو۔ نہ سڑی ہوئی ہو اور نہ کسی ادنےٰ درجہ کی جنس کی ہو۔ بلکہ ایسی ہو۔ جو فوراً جزو بدن ہو جانے والی ہو۔ اسی طرح پر ضروری ہے۔ کہ عمل صالح میں بھی کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق ہو۔ اور پھر نہ اس میں کسی قسم کا کسل ہو۔ نہ عجب ہو۔ نہ ریا ہو۔ نہ وہ اپنی تجویز سے ہو۔ جب ایسا عمل ہو۔ تو وہ عمل صالح کہلاتا ہے۔ اور یہ کبریت احمر ہے۔" (الحکم ۳۰ اپریل ۱۰ مئی)

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطاب جماعت احمدیہ سے

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(۱) اللہ تعالےٰ نے جس عظیم الشان خدمت کا موقعہ جماعت احمدیہ کو دیا ہے۔ وہ دنیا کے پردہ پر بہت ہی کم قوموں کو نصیب ہوا ہے ؛

(۲) مگر جس قربانی کا اس جماعت سے مطالبہ ہے وہ بھی بہت کم جماعتوں سے ہوا ہے۔ اور وہ قربانی صبر ہے یعنی استقلال اور ہمت سے ایک ایسے نتیجہ کا انتظار جو گو یقینی ہے مگر نسبتاً لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہونے والا ہے ؛

(۳) مگر اس امتحان میں ایک قوم ہم سے پہلے کامیاب ہو چکی ہے۔ اور وہ مسیحیوں کی قوم ہے انہیں کامیابی تین سو سال کے بعد ہوئی۔ جس عرصہ میں لاکھوں عیسائی قتل کیا گیا۔ لاکھوں وطن سے بے وطن ہوا۔ لاکھوں کے مال و اسباب لوٹ لئے گئے۔ صدی کے بعد صدی آئی۔ لیکن اس قوم نے ہمت نہ ہاری۔ آخر تین سو سال بعد فقیری کی گدڑی پھینک کر بادشاہت کا خلعت پہنا اور آناً فاناً سب دنیا پر چھا گئی۔ اسی لمبے انتظار کا نتیجہ تھا۔ کہ وہ اس قدر لمبے عرصہ تک حکومت کرنے کے قابل ہو گئی ؛

(۴) جماعت احمدیہ کے انتظار کا زمانہ تو اس سے بہت کم ہے۔ پھر کیا ہمارا صبر پہلے مسیح کی امت سے زیادہ شاندار نہیں ہونا چاہیئے ؛

(۵) ہمارے مسیح نے جو معجزات دکھائے۔ وہ پہلے مسیح سے بہت زیادہ اور زیادہ اہم ہیں۔ پھر کیا ہمارے ایمان ان سے بہت زیادہ قوی نہیں ہونے چاہئیں اور کیا اسی کے مطابق ہماری قربانیاں بڑھی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں ؛

(۶) مگر اے عزیزو مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس دفعہ یعنی تحریک جدید کے دوسرے دور میں جماعت نے اس طرح قربانی پیش نہیں کی جس طرح کہ اس نے پہلے دور میں پیش کی تھی ؛

(۷) آج تحریک جدید کا کام محض اس وجہ سے رک رہا ہے۔ کہ بعض دوستوں نے اپنے وعدے پورے کرنے میں سستی دکھائی ہے مجھے یقین ہے کہ یہ سستی کمی ایمان کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ محض بھول چوک کی وجہ سے ہے ؛

(۸) پس میں تمام دوستوں کو جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اور ان سب کو جن کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت کی چنگاری سلگ رہی ہے۔ گو وہ عہدہ دار نہیں کہتا ہوں۔ کہ کمر کس کر کھڑے ہو جائیں۔ اور گھر بہ گھر پھر کر ان دوستوں سے چندے وصول کریں جو وعدہ تو کر چکے ہیں مگر ابھی انہوں نے ادا نہیں کیا ؛

(۹) گزشتہ سالوں کے بقائے ملا کر ستر ہزار کے قریب وعدوں کی وصولی باقی ہے۔ پس یہ کام معمولی نہیں۔ آپ کی رات دن کی تگ و دو کو چاہتا ہے۔ کیونکہ وعدوں کی وصولی کی تاریخ میں دو ماہ سے بھی کم اب باقی ہیں ؛

(۱۰) آپ کی یہ محنت رائگاں نہ ہوگی۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل آپ پر جو وصولی کریں گے نازل ہوں گے۔ اور ان پر بھی جو میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوراً اپنے وعدے پورے کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ

(۱۱) دوستوں کو یہ بھی چاہیئے کہ وہ ساتھ کے ساتھ دعائیں بھی کرتے جائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان پر اپنے خاص فضل فرمائے جو وعدے پورے کرنے والے ہیں۔ اور ان کی سستی کو دور کرے۔ جو شامت اعمال کی وجہ سے ابھی اس نعمت کو حاصل نہیں کر سکے۔ کیونکہ آخر وہ ہمارے بھائی ہیں۔ اور ان کی سستی ہم پر اثر انداز ہونے بغیر نہیں رہ سکی۔ اور اگر خدا تعالےٰ انہیں بخشے۔ تو یہ ہمارے لئے ویسا ہی خوشی کا موجب ہے۔ جیسا کہ اس نے ہمیں بخشا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ رمضان ۱۳۵۷ھ

پونا پیکٹ اچھوت کیلئے مخلوط انتخاب اور مندر پرویش بل

برطانوی حکومت نے کمیونل ایوارڈ میں اچھوتوں کے لئے جداگانہ انتخاب منظور کر لیا تھا۔ کیونکہ اچھوتوں کا مطالبہ تھا۔ کہ انتظام حکومت میں اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے انہیں جداگانہ نیابت کا حق دیا جائے۔ لیکن یہ بات ہندوؤں کو سخت ناگوار گزری۔ اور جیسا کہ سب کو معلوم ہے۔ اچھوتوں کو سیاسی اور مذہبی حیثیت سے ہندوؤں کے ساتھ منسلک رکھنے کے لئے گاندھی جی نے اپنی جان تک کی بازی لگا دی تھی۔ اور فاقہ کشی شروع کر دی۔ حتیٰ کہ کئی دن کی فاقہ کشی کی وجہ سے قریب المرگ ہو گئے۔

اس وقت ان کی زندگی بچانے کے لئے راؤ بہادر۔ ایم۔ سی۔ راجہ اور ڈاکٹر امبیدکر وغیرہ اچھوت لیڈروں نے انتہائی شرافت اور وسعت قلبی کا ثبوت دیا۔ اور ہندو لیڈروں کی التجائیں منظور کرتے ہوئے مخلوط انتخاب قبول کر لیا۔ مسٹر راجہ کا بیان ہے۔ کہ "ہمیں یقین دلایا گیا تھا۔ کہ ہمیں اپنی شکایات اور خواہشات کے صحیح اظہار کے لئے اپنی خواہش کے مطابق نمائندے چننے کی پوری آزادی ہو گی۔ اور اس سلسلہ میں ہم پر کوئی پابندی عائد نہ کی جائے گی۔ اس مقصد کے پیش نظر کچھ اصحاب کی ایک کمیٹی منتخب کی گئی تھی" اور ایک باقاعدہ معاہدہ ہوا تھا۔ جسے پونا پیکٹ کہا جاتا ہے۔

لیکن اس پیکٹ پر کہاں تک عمل ہوا اپنے آپ کو اونچی ذات کے ہندو سمجھنے والوں نے اچھوتوں کو اپنے برابر حقوق دینے کے لئے کیا کوششیں کیں اور کر رہے ہیں۔ مخلوط انتخاب منظور کرا لینے کے بعد اچھوت نمائندوں کی پوزیشن کیا ہے اس کی دلچسپ مگر نہایت افسوسناک داستان سنئیے۔ جس کی بنا مسٹر راجا کے ان خطوط پر ہے۔ جو صاحب موصوف نے گاندھی جی کی خدمت میں تحریر کئے ہیں:-

انتخابات کے آغاز میں پسماندہ اقوام کے پینل کے انتخاب میں کانگرس کمیٹی کی طرف سے ہریجن نمائندے کھڑے کئے گئے۔ تو اچھوت لیڈروں نے اس کے خلاف گاندھی جی کی خدمت میں احتجاج کیا۔ اس پر گاندھی جی نے بعض شرائط کے ساتھ ہریجن ممبروں کے کانگرس میں داخلہ کی اجازت دے دی۔ ان شرائط میں سے ایک یہ تھی۔ کہ کانگرس پارٹی کے ہریجن ممبران معاملات میں جو ان کے مفاد سے تعلق رکھتے ہوں۔ اپنی سمجھ کے مطابق رائے دینے میں آزاد ہونگے

حال میں مدراس اسمبلی میں "مندر پرویش بل" زیر بحث آ چکا ہے۔ اس بل کے رو سے ہریجنوں کو مندروں میں داخلہ کے لئے سہولتیں بہم پہنچانا مقصود ہے لیکن کسی قسم کی پابندی یا دباؤ کے بغیر یہ بل مدراس کے کانگرسی وزیر اعظم مسٹر راجگوپال اچاریہ نے خود مرتب کیا تھا۔ اور گاندھی جی نے اس کے متعلق پسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا۔ اسمبلی کے ایک گزشتہ اجلاس میں مسٹر راجا سے یہ بل پیش کرایا گیا۔ چنانچہ ان کا بیان ہے کہ وزیر اعظم نے اسے پیش کرنے کی نہ صرف منظوری دی۔ بلکہ پوری حمایت کا بھی یقین دلایا۔ مسٹر راجا کو ان کی حمایت پر اس قدر وثوق تھا۔ کہ ایک موقعہ انہوں نے وزیر اعظم سے یہاں تک کہدیا۔ کہ وہ خود ہی اسے سرکاری بل کی حیثیت میں پیش کر دیں۔ مگر انہوں نے اس کی پوری پوری حمایت کا یقین دلاتے ہوئے انہیں پیش کرنے کو کہا لیکن جب مسٹر راجا نے ہاؤس میں بل پیش کیا تو وزیر اعظم نے ان کو یہ بل واپس لے لینے کی تحریک کی۔ اس پر مسٹر راجا کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ انہوں نے بل واپس لینے سے انکار کر دیا۔ لیکن وزیر اعظم کی تحریک کا یہ اثر ہوا۔ کہ مسٹر راجا کی تحریک گر گئی۔ اس تمام قصہ کا دلچسپ ترین پہلو یہ ہے۔ کہ اس بحث میں مدراس اسمبلی کے ہریجن ممبروں نے بھی پارلیمنٹری ضابطہ سے مجبور ہو کر مندر پرویش بل کے خلاف اور وزیر اعظم کی تائید میں ووٹ دیئے کیونکہ وہ کانگرس پارٹی میں شامل تھے۔

مسٹر راجا نے یہ سب واقعات گاندھی جی کی خدمت میں تحریر کئے۔ اور انہیں یہ بھی اطلاع دی۔ کہ اچھوت اب پونا پیکٹ کو ترک کر کے جداگانہ نیابت کے حق میں ایجی ٹیشن کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ لیکن ایک لمبے عرصہ تک گاندھی جی نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس بے اعتنائی کو دیکھ کر ۱۴ ستمبر کو ایک تار دیا گیا۔ کہ

"مندر پرویش بل کو نامنظور کرنے کے خلاف اچھوتوں میں ایسی ایجی ٹیشن بڑھ رہی ہے۔ جس کا مقابلہ کرنا میرے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ آپ کے جواب کا انتظار ہے"!

مسٹر راجا کا خیال تھا۔ کہ اپنے ایک عقیدت مند اور مخلص کے اس اچھوت کش اور پونا پیکٹ کے سراسر مخالف رویہ پر گاندھی جی ضرور تنبیہ کریں گے۔ آئندہ کے لئے اچھوتوں کے حقوق کے تحفظ کا کوئی مستقل انتظام کر دیں گے۔ لیکن اول تو گاندھی جی نے ایک لمبے عرصہ تک اس کا کوئی جواب نہ دیا اور آخر جواب دیا۔ تو یہ کہ "آپ راجگوپال اچاریہ پر اعتماد کریں۔ اسے اپنے طریقہ پر کام کرنے کی اجازت دے دینی چاہیئے۔ اگر آپ اس پر اعتماد نہیں کر سکتے۔ تو قدرتی طور پر آپ جس طریقہ کار کو مناسب سمجھیں اختیار کر لیں مگر درست طریق یہی ہے۔ کہ اسی کے پاس جاؤ۔ اسے دلیل سے قائل کرو۔ اور اگر تم اسے اپنا ہم خیال نہ کر سکو۔ تو پھر اس کے ساتھ گزارہ کرو۔ میرا یہی مشورہ ہے"!

(مہاپ یکم نومبر ۱۹۳۸ء)

اس مایوس کن جواب پر جو مختصر الفاظ میں یہ ہے۔ کہ وزیر اعظم مدراس کے ساتھ گزارہ کرو۔ اور اگر یہ نہیں کر سکتے۔ تو جو مرضی ہو کرو۔ مسٹر راجا نے پھر ایک دردانگیز چٹھی گاندھی جی کو لکھی جس میں انہیں پرانے واقعات یاد دلاتے ہوئے عرض کیا کہ "آپ نے یہ برت کمیونل ایوارڈ میں میری قوم کو عطا کئے گئے۔ جداگانہ حق نیابت کو بدلنے پر آمادہ کرنے کے لئے لیا تھا اور وعدہ کیا تھا۔ کہ آپ چھوت چھات کی لعنت کو دور کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں گے۔ آپ ایک سے زیادہ مرتبہ کہہ چکے ہیں۔ کہ مندر پرویش چھوت چھات دور کرنے کے مسئلہ کی اساس و بنیاد ہے۔ جب ہمیں ہندوؤں کے مندروں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ اور ہمیں ہندو تصور نہیں کیا جاتا۔ تو ہمیں ہندوؤں کے ساتھ مخلوط انتخاب میں شامل ہونے کی کیا ضرورت ہے کیا یہ سب کچھ اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں اور دیگر اقوام کے مقابلہ میں ہندو اپنی تعداد میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ مندر پرویش بل کو نامنظور کرا کے مدراس کی کانگرسی حکومت نے پسماندہ اقوام سے زبردست غداری کی ہے۔ آپ اخلاقی طور پر پابند ہیں۔ کہ اس سوال کو سیاسی شعبدہ گری کا کرشمہ تصور نہ کریں۔ بلکہ ضمیر کا سوال بنائیں۔۔۔ مجھے یقین ہے۔ کہ آپ اپنے پیروؤں کو سمجھانے کے لئے ضروری قربانی بھی کر سکیں گے"۔

گویا مسٹر راجہ کو امید تھی۔ کہ شاید حکومت مدراس کی اس غلط روش پر بھی گاندھی جی برت رکھنے کو تیار ہو جائیں گے۔ لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ گاندھی جی نے نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک سے تعلق رکھنے والی بعض اہم نیکیاں

(۲)

ایک اور نیکی جس کا رمضان المبارک کے ساتھ خصوصیت سے تعلق ہے دُعا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے روزوں کے ذکر میں ہی اجیب دعوۃ الداع کہہ کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ یہ ایام قبولیت دعا کے ساتھ خاص طور پر تعلق رکھتے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ ان دنوں نہائت تفرع اور ابتہال کے ساتھ بارگاہِ ایزدی میں دعائیں کی جائیں۔ نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے عزیزوں دوستوں اور رشتہ داروں کے لئے بھی اور نہ صرف دنیوی امور میں کامیابی کے لئے بلکہ دینی ترقی اور اللہ تعالےٰ کی محبت کے حصول کے لئے بھی۔ بلکہ اصل دعا ہماری یہی ہونی چاہیئے۔ کہ اے خدا احمدیت کو ترقی دے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور اکناف عالم میں پھیلا دے۔ اسلام میں دُعا کے متعلق جس قدر تاکید کی گئی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ یہاں تک فرمایا گیا ہے کہ اگر تمہارے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے۔ تو وہ بھی اپنے رب سے مانگو۔ اور اگر ہنڈیا کے لئے نمک کی ضرورت ہو تو وہ بھی اسی سے مانگو۔ اسی طرح احادیث میں دعا کو عبادت کا مغز قرار دیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ جو شخص اللہ تعالےٰ سے دعائیں نہیں کرتا۔ خدا اس پر ناراض ہوتا ہے۔ بلکہ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الدعا ھو العبادۃ دعا ہی حقیقی عبادت ہے اگر ایک شخص نمازیں پڑھتا ہے مگر وہ بے کیف ہیں روزے رکھتا ہے مگر دعاؤں سے خالی ہیں۔ تو وہ محض چھلکے پر قانع ہے اور اسے اپنی روحانیت کا فکر کرنا چاہیئے مگر دعا جس قدر ضروری چیز ہے۔ اسی قدر اس کے آداب کو ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ پاکیزہ لباس۔ پاکیزہ مقام، رقت بھرے الفاظ اور خلوت کا دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ اس کے علاوہ برستی بارش میں۔ جوف لیل میں اور اذان اور تکبیر کے درمیان جو اوقات ہیں ان میں قبولیت دعا کی بشارت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ کو دی ہے۔ پس دعاؤں پر بڑا زور دینا چاہیئے اور یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ دعاؤں کو سننے والا ہے۔ اور اگر کوئی دعا قبول نہ ہو تو اللہ تعالےٰ کی رحمت سے کبھی ناامید نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ انسان انتہا درجہ کا بد قسمت ہے۔ جو خدا تعالےٰ سے اس کا رحم اور فضل طلب کرتے جائے مگر بد قسمتی سے اپنا ایمان ہی کھو کر آجائے۔ یہ مقام بڑا نازک ہے اور جس طرح دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ پر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ جب اللہ تعالےٰ اپنی مصلحت کی وجہ سے کسی دعا کو رد کر دیتا ہے۔ تو بعض لوگ ٹھوکر بھی کھا جاتے ہیں۔ اور وہ خدا تعالےٰ کی ہستی کے ہی منکر ہو جاتے ہیں۔ مگر مومن کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ اس کا سُر کامیابی اور ناکامی خوشی اور غمی تکلیف اور راحت۔ رنج اور سرور۔ ہر حالت میں خدا تعالےٰ کے آستانہ پر جھکا ہُوا ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے اگر میں پیاسا بھی جاؤں تو مجھے پروا نہیں۔ کیلا بھی جاؤں تو مجھے ڈر نہیں۔ اگر میرا رب اسی میں راضی ہے۔ کہ مجھے کوئی تکلیف آئے۔ تو میری ہزار خوشیاں اس پر قربان ہیں۔ اور اگر وہ چاہتا ہے۔ کہ میں اپنا سَر اس کی راہ میں دے دوں۔ تو میں ہزار بار زندہ ہو کر بھی اس کی راہ میں جان دینے کے لئے تیار ہوں۔ غرض مومن کی عجیب حالت ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے چہرہ کو دیکھتا ہے۔ وہ اپنی تکلیف اور اپنے دکھ پر نظر نہیں دوڑاتا بلکہ یہ دیکھتا ہے کہ میرے مولا کی رضا کس امر میں ہے۔ اور جب اسے معلوم ہو جائے۔ کہ اس کا آقا چاہتا ہے کہ اس کے صبر کا امتحان لے تو وہ میدان کا بہادر بن جاتا ہے۔ تکلیفیں آتی ہیں تو وہ ہنستے ہوئے ان پر سے گزر جاتا ہے۔

پس کسی دعا کی عدم قبولیت کی وجہ سے ایمان میں کمی کا آجانا ایمان کے ضعف کی علامت ہے۔ اور یوں روحانی نقطۂ نگاہ سے اگر دیکھا جائے تو ایک رنگ میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ کوئی دعا رد نہیں ہوتی۔ بلکہ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب کوئی دعا بظاہر قبول نہیں ہوتی تو یا تو اس کی برکت سے کوئی اور مصیبت جو آنے والی ہو دُور کی جاتی ہے۔ یا آخرت میں نیکی کا ذخیرہ انسان کے لئے جمع کر دیا جاتا ہے۔ اور جب یہ حالت ہے تو ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ ہماری فلاں دعا قبول نہیں ہوئی۔ یہ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس شکل میں ہم دعا قبول کرانا چاہتے تھے اس شکل میں قبول نہیں ہوئی۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہماری پکار اور ہماری زاری بے نتیجہ رہی ہے۔ اگر کسی شخص کا کوئی خاص مقصد ہو۔ تو اسے چاہیئے کہ نہ صرف عام طور پر سفر و حضر میں اور اٹھتے بیٹھتے اس مقصد کے لئے دعائیں کرے۔ بلکہ خاص طور پر روزانہ دو نفل ادا کیا کرے اور اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود و سلام بکثرت بھیجنے کے بعد یہ دعا کیا کرے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم۔ سبحان اللہ رب العرش العظیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل برٍ والسلامۃ من کل اثمٍ۔ لا تدع لی ذنباً الا غفرتہ ولا ھماً الا فرجتہ ولا حاجۃً ھی لک رضاً الا قضیتھا یا ارحم الراحمین۔ اگر کوئی شخص اس پر مداومت رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ سے کوئی ایسی دعا نہ مانگے جو معصیت کا موجب ہو۔ تو صلحاء و اولیاء کا یہ تجربہ ہے۔ کہ وہ مقصد ضرور پورا ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی انسان کو ہر لمحہ اللہ تعالےٰ کی مشیت کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ اور اگر اللہ تعالےٰ اپنے فعل سے ظاہر کر دے کہ اس کی رضا اس کے خلاف ہے تو ایک مومن کا کام یہی ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ایسی دعا کو ترک کر دے۔ اور اپنی رضا کو اللہ تعالےٰ کی مرضی پر قربان کر دے :

دیکھو دنیا میں بھی یہ ہوتا ہے کہ ایک دوست دوسرے دوست کی اکثر باتیں مانتا چلا جاتا ہے۔ مگر کبھی کوئی بات ایسی بھی آجاتی ہے جسے وہ رد کر دیتا ہے۔ پھر اگر دنیا میں کسی دوست کا کسی بات کو رد کر دینا کوئی عجیب بات نہیں سمجھی جاتی۔ اور رشتہ دوستی کو برقرار رکھنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ تو کس قدر رونے کا مقام ہے۔ کہ بعض لوگ محض اتنی سی بات پر کہ خدا نے ان کی کوئی دعا قبول نہیں کی۔ ساری عمر کی محبت پر پانی پھیر دیتے ہیں۔ اور خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ دنیا کا کوئی خدا ہے ہی نہیں۔ یا ہے تو سہی مگر وہ دعائیں نہیں سنتا۔ جو لوگ اتنی جلدی کا رشتۂ محبت کو قطع کرنے کے لئے تیار ہو جائیں وہ ہرگز اس بات کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنا چہرہ دکھائے۔ اور اپنی محبوبیت کی شان ان پر جلوہ نما کرے۔ ہمارا خدا ہمارا آقا اور مالک ہے۔ اور ہاں ہمہ اس میں محبوبیت کی وہ شان پائی جاتی ہے۔ جو دنیا کے کسی محبوب میں نہیں۔ پھر کیوں لوگ اس کا یہ حق تسلیم نہیں کرتے۔ کہ وہ بعض دفعہ کسی دعا کو رد بھی کر سکتا ہے۔ اس کا تو یہ مطلب ہے کہ وہ لوگ اپنے آپکو عالم الغیب سمجھتے ہیں۔ حالانکہ انہیں کیا پتہ وہ خدا سے جو کچھ مانگ رہے ہیں وہ ہیرا ہے یا پتھر۔ وہ لعل ہے یا آگ کا انگارا۔ پھر اگر خدا اپنے علم غیب کے رو سے ان پر رحم کرتے ہوئے ان کے ہاتھ میں انگارہ نہ پکڑائے تو بجائے اس کے کہ وہ اس کے لطف و کرم کے شیدائی بنیں۔ یہ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ خدا ہے ہی نہیں۔ اگر ہوتا تو ہماری دعا کیوں قبول نہ کرتا۔ یہ ایمانی ضعف کی نہائت افسوسناک مثال ہے اور ہر مومن کو اللہ تعالےٰ سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اس کے ایمان کو سلامت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت اور طلاق

فضیلتِ اسلام و صداقتِ احمدیت کا ایک اور ثبوت

(۱)

رشتۂ زوجیت کے متعلق اسلامی رُوح

قدرت نے عورت و مرد کو نسل کے قیام، افزائشِ مودت والفت، حصولِ سکینت و طمانیت، اور معرفتِ خالقِ عزوجل کے مکمل کرنے کی غرض سے بیوی اور خاوند بنایا ہے۔ یہ پاکیزہ رشتہ ان بلند مقاصد کے پیشِ نظر دائمی رشتہ ہے۔ اسلامی نقطۂ نگاہ سے نیک و صالح میاں بیوی کا تعلق نہ ختم ہونے والا تعلق ہے۔ نہ صرف وہ دُنیا میں رشتۂ ازدواج میں منسلک ہیں بلکہ مرنے کے بعد والی زندگی، غیر محدود زندگی میں بھی وہ ازواج مطہرات ہیں۔ اسلام نے اس مقدس رابطہ کو اخیر تک قائم رکھنے کی تاکید کی ہے۔ بلکہ انسان کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ اس تعلق کو خداشناسی میں ترقی کا ذریعہ بنائے۔ اور ان مجازی روابط کو حقیقی رابطہ کے لئے اساس و بنیاد ٹھہرائے۔

غرض شریعتِ اسلامیہ کی روح یہی ہے۔ کہ رشتۂ زوجیت کو تا بحدِ امکان شکستہ نہ کیا جائے۔ اور اگر اساسی مقصد فوت نہ ہوتا ہو۔ تو زوجین میں سے ہر ایک کو مقدور بھر قربانی کر کے بھی اس تعلق کو نبھانا چاہیئے۔

طلاق اور خلع کیا ہے؟

طلاق اس اعلان کا نام ہے جس میں مرد اقرار کرتا ہے۔ کہ میرے نزدیک ہمارا تعلقِ زوجیت ہرگز قائم نہیں رہ سکتا۔ اگر مجھے تمام اصلاحی اقدامات میں ناکامی کے باوجود اب بھی اس تعلق کو منقطع کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ تو یہ مجھ پر ظلم ہوگا۔ کیونکہ اندریں حالات نکاح کی اصل غرض ہمارے اس رشتہ سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

خلع اس درخواستِ طلبِ آزادی کا نام ہے۔ جس میں عورت حاکمِ مجاز سے رشتۂ نکاح کے توڑنے کی ملتجی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ کہتی ہے۔ کہ اس خاوند سے نباہ ناممکن ہے۔ میری روحانی اور اخلاقی زندگی اس کی زوجیت میں رہ کر تباہ ہو رہی ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ رشتۂ نکاح محبت پر مبنی ہے۔ خوشگوار ازدواجی زندگی اسی اساس پر قائم ہے۔ جب دل میں محبت کی بجائے مستقل جذباتِ نفرت و عداوت پیدا ہو جائیں۔ اور زوجین ایک دوسرے کے جانی دشمن بن جائیں۔ تو ان میں جدائی پیدا کرنے کی اجازت دینا عین فطرتی بات ہے۔ اس رشتہ کی نزاکت ہرگز برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ بجبر و اکراہ انہیں اس پر مجبور کیا جائے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے جو دینِ فطرت ہے۔ ایسے حالات میں مرد و عورت کو طلاق و خلع کی اجازت دی ہے۔

اسلامی اصول کی برتری

جوں جوں دُنیا تہذیب و تمدن میں ترقی کر رہی ہے۔ اسلامی اصُول کی برتری نمایاں ہو رہی ہے۔ آج یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔ کہ انسانوں کی تمدنی و اقتصادی مشکلات کا حل صرف اسلام نے پیش کیا ہے۔ اقوام کی نسلی و سیاسی الجھنوں کے دُور کرنے کا اسی نے صحیح طریق بتایا ہے۔ انہی مشکلات میں سے ایک مشکل میاں بیوی کے تعلقات اور ان کے حقوق کا سوال ہے۔ یہ رشتہ یقیناً انسانی انتخاب سے قائم ہوتا ہے۔ اس کی تقدیس کو تسلیم کرتے ہُوئے اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ بہت ممکن ہے۔ کہ انسان اس انتخاب میں غلطی کرے۔ مرد بھی غلطی کر سکتا ہے۔ اور عورت بھی۔ اس لئے عقلی طور پر غلطی کی اصلاح کی امکانی کوششوں سے ناکام رہنے پر انہیں موقعہ ملنا چاہیئے۔ کہ اس کی تلافی علیحدگی کی صورت میں کر سکیں اور روزمرہ کے قلبی عذاب اور اجیرن زندگی سے نجات پائیں۔

تعلقاتِ زوجیت کے قیام کے بعد طلاق کے بارہ میں تین صورتیں ہو سکتی ہیں:۔

۱۔ میاں بیوی کو کسی صورت میں بھی علیحدگی کی اجازت نہ ہو۔ خواہ ان کے دل کس قدر نفرت سے لبریز۔ اور ان کے تعلقات کس قدر کشیدہ ہوں۔

۲۔ میاں بیوی کو معمولی معمولی باتوں پر علیحدگی کا حق حاصل ہو۔ ذرا سی رنجش اور کبیدگی اس رشتہ کو توڑنے کا جائز سبب قرار پائے۔

۳۔ صرف خاص حالات میں شدید قیود و شروط کے ماتحت علیحدگی کی اجازت دی جائے۔ علیحدگی کے اعلان اور اس کے تحقق میں اتنا کافی عرصہ ہو۔ کہ اس اقدام کے مرتکب کو اپنے فیصلہ پر نظرِ ثانی کرنے کا موقعہ مل سکے۔

مذاہبِ عالم کا نظریہ طلاق کے بارہ میں بہت مختلف ہے:۔

ہندو دھرم اور طلاق

ہندو دھرم نے اول الذکر صورت کو اختیار کیا ہے۔ ہندو قانون کی رُو سے عورت کو طلاق نہیں دی جا سکتی۔ اور عورت مرد سے کسی صورت میں بھی علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ غالباً ابتداً یہ تشدد رشتۂ مناکحت کے تقدس کے خیال سے روا رکھا گیا۔ اور اس میں کیا شُبہ ہے۔ کہ اگر زوجین صلاحیت پر قائم ہوں۔ تو ان کی جدائی سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں اور بلا وجہ طلاق یا خلع کے مطالبہ سے بڑا کوئی عیب نہیں۔ لیکن یہ قانون تصویر کا صرف ایک رُخ ہے۔ امرِ واقعہ یہی ہے۔ کہ ہندو قوم کے ہزاروں گھرانے اس قانون سے نالاں ہیں۔ ہزاروں مرد اپنی خانگی زندگی سے بیزار ہیں۔ اور ہزاروں لاکھوں عورتیں خاوندوں کے مظالم کی وجہ سے موت کو زندگی پر ترجیح دے رہی ہیں۔ حتے کہ مجبوراً ان کو انگریزی قانون کی پناہ لینی پڑتی ہے۔ بیواؤں کو بھی شادی سے روکنا دراصل اسی غلط نظریہ کا نتیجہ ہے۔

یہودیت اور طلاق

یہودیت میں طلاق جائز ہے۔ مگر وہ قانون اس قدر مبہم ہے۔ کہ مفید ہونے کی بجائے مضر ثابت ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت سے قبل ادنےٰ ادنےٰ بات پر طلاق دے دینا یہود کا شیوہ بن گیا تھا۔ اور رشتۂ زوجیت کا تقدس پاؤں تلے روندا جا رہا تھا۔ آج بھی یہود کے ہاں اس بارے میں مفصل قانون موجود نہیں۔ عیسائیت کا کوئی علیحدہ قانون نہیں۔ خود حضرت مسیحؑ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا تھا:۔

”فقیہہ۔ اور فریسی مُوسےٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں۔ وہ سب کرو۔ اور مانو لیکن ان کے سے کام نہ کرو۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ اور کرتے نہیں“۔ (متی $\frac{۲۳}{۱-۳}$)

اس لئے دراصل یہودی قانون ہی عیسائیوں پر منطبق ہے۔

عیسائیت اور طلاق

جب سے مسیحیوں کو اپنی علیحدہ ہستی کے قیام کا خیال ہوا ہے انہوں نے موسوی شریعت میں بعض باتیں کم و بیش کر دی ہیں۔

133

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے اس جگہ اس سے بحث نہیں کہ وہ کمی بیشی جائز بنیاد پر قائم ہے یا نہیں) چنانچہ طلاق کے بارے میں انجیل میں حضرت مسیح کا قول یوں پیش کیا گیا ہے۔

"میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے۔ وہ زنا کرتا ہے۔ اور جو کوئی چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے۔ وہ بھی زنا کرتا ہے۔" (متی ۱۹/۹)

جمہور عیسائیوں کے نزدیک حضرت مسیح نے دیگر تمام حالات میں طلاق کو ناجائز قرار دیا ہے۔ صرف عورت کے حرامکار ثابت ہونے پر اسے طلاق دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔

اسلام اور طلاق

اسلام نے فطرت کے مطابق عند الضرورت طلاق کو جائز رکھا ہے۔ بے شک وہ تعلقات زن وشوئی کو مقدس تعلقات قرار دیتا ہے۔ مگر ناگزیر حالات میں اس نے ان کے قطع کرنے کی بھی اجازت دی ہے۔ لیکن اسلام عیسائیت کیطرح یہ نہیں کہتا کہ صرف زنا کی صورت میں ہی طلاق ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ تو انتہائی پلیدی ہے۔ اس کے علاوہ بھی ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور پیدا ہوتے ہیں۔ کہ میاں بیوی اس رشتہ کے پابند نہ رہ سکیں۔ پس طلاق کو صرف زنا سے مقید کر دینا سراسر ناموزوں ہے؂

ظاہر ہے کہ طلاق کے بارے میں ہندو دھرم اور عیسائیت کی تعلیم تفریط وافراط کا رنگ رکھتی ہے۔ اور معقول اور فطرتی تعلیم وہی ہے جسے اسلام نے بیان کیا ہے۔ جس طرح ہندو قانون کے تشدد نے ہزارہا ہندو مردوں اور عورتوں کی زندگی کو تباہ کر رکھا ہے۔ اسی طرح عیسائیت کے نقطۂ نگاہ نے عیسائی عورتوں کے اخلاق و کیرکٹر کو برباد کر دیا ہے۔ کیونکہ اس قانون کی روشنی میں اگر مرد عورت سے خلاصی پانا چاہتا ہے۔ تو اگر وہ عورت بدکار نہ بھی ہو۔ تب بھی اسے بدکار ثابت کرتا ہے۔ یا اس کی بدکاری کے لئے فضا پیدا کرتا ہے۔ عورت کا بھی یہی حال ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اخلاقی زندگی کا ستیاناس ہو رہا ہے۔

عیسائیوں نے محاذ بدل لیا

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی برتری ثابت کرتے ہوئے مسئلہ طلاق کا بھی ذکر فرمایا ہے اور انجیلی تعلیم کو ہر پہلو سے وقتی اور ناقص ثابت کیا ہے۔ عیسائی پادری اس زبردست تنقید کا کوئی جواب نہیں دے سکے اور ان کے دل اس بات کے قائل ہو چکے ہیں۔ کہ فی الواقع انجیلی قانون کو عالمگیر ثابت کر سکنا سراسر محال ہے۔ حال ہی میں عیسائی رسالہ المائدہ (لاہور) نے ایک مضمون "مسیحیت اور طلاق" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ جس میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح نے مطلقاً طلاق کی ممانعت کی ہے۔ اور زنا کے ثبوت کی صورت میں بھی طلاق کی اجازت نہیں دی۔ چنانچہ لکھا ہے۔

(۱) "مسیحیوں کے ہاں مطلق طلاق نہیں"۔

(۲) "متی کی انجیل کے بیان کے مطابق بھی طلاق دینا منع ہے"۔

(۳) "یسوع نے کبھی نہیں کہا کہ جب شوہر اور بیوی ایک ساتھ رہنے لگیں۔ اور بیاہ کے عقد میں بندھ جائیں۔ اور اگر اس کے بعد زناکاری ظہور میں آئے تو طلاق دیا جائے"۔

(المائدہ اکتوبر ۱۹۲۸ء)

عیسائیوں کا یہ جدید نظریہ "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا مصداق ہے۔ میں اس نظریہ کی قباحتوں اور اناجیل سے اس کی تردید کا ذکر انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں کروں گا۔ مگر یہ تو بہر حال ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کاری ضرب کے نتیجہ میں عیسائیوں پر انجیلی قانون کی خامی اور نقص بالکل نمایاں ہو گیا ہے۔ حتیٰ کہ انہیں محاذ بدلنے کی ضرورت پیش آ رہی ہے؂

خاکسار ابو العطاء جالندھری

خیر مقدم

دسمبر کے جلسے کے سامان ہونگے — تو فضلِ عمرؓ صد ذی شان ہونگے
کئی احمدی آ کے مہمان ہونگے — خدا کے خلیفے پہ قربان ہونگے
بہن سے بہن بھائی سے بھائی ملکر — بہت خرم و شاد و فرحان ہونگے
سواری جو بادِ بہاری چلے گی — جِلو میں ہمارے دل و جان ہونگے
سنائیں گے ہم کو وُہ باتیں خدا کی — نئے سر سے تازہ یہ ایمان ہونگے
جو بولیں تو جھڑتے ہیں پھول انکے مونہہ سے — مقابل میں کیا لعل و مرجان ہونگے
بجھا لینا پیاس اپنی اے حق کے پیاسے — عطا جام پر جامِ عرفان ہونگے
مبارک کہ ناصر میاں آ رہے ہیں — کسی روز سر خیلِ اخوان ہونگے
خدا کا نوشتہ ہے ابناءِ فارس — ولی۔ غوث۔ مامور سلطان ہونگے
کرشنا گوپال کے سنگ ساتھی — مہاتما آتما۔ وِدّیاوان ہونگے
مسیحِ محمدؐ کے شیدائیوں میں — مُطیعانِ اسلامؐ قرآن ہونگے
غلامانِ درگاہِ مہدیؑ و رسلؐ — بہت جلد یہ چین و جاپان ہونگے
اروپا۔ امیرکا۔ افریقہ والے — یہ سب آپ ہی کے تو غلمان ہونگے
عرب کیا۔ عجم کیا۔ اسی کے فدائی — اسی پر فدا ہند و توران ہونگے
فقیرانِ بابِ مسیحِ محمدؐ — وُہ دن آ رہا ہے کہ سلطان ہونگے
بہشتِ بریں قادیاں میں ہے لوگو — یہیں وارثِ فضلِ رحمان ہونگے
یہیں پر خلافت کے جھنڈے گڑے ہیں — یہیں لوگ آکر مسلمان ہونگے
محبوں کو ہر ایک نعمت ملے گی — پریشان ہونگے نہ حیران ہونگے

نگاہِ کرم ہو تو اکمل سے عاصی
مُشرف بہ غفران و رضوان ہونگے

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسطین کے نئے مبلغ کا بمبئی سے حیفا تک سفر

بمبئی سے بصرہ

میں بمبئی سے روانہ ہونے کے پانچویں دن معہ اہلیہ بصرہ پہنچا۔ احمدی احباب کی موجودگی کی وجہ سے بفضلہ تعالےٰ بہت سہولت حاصل ہوئی۔ بصرہ میں حضرت انس رضؓ حضرت طلحہ رضؓ۔ حضرت زبیر رضؓ۔ حضرت حسن بصری رحؒ امام ابن سیرین رحؒ کے مزارات کی زیارت کی اور دعا کی۔ مسٹر عبداللہ صاحب سکاٹ احمدی سے بھی ملاقات ہوئی۔ جب ہم بصرہ سے روانہ ہوئے۔ تو مسٹر عبداللہ صاحب (نو مسلم احمدی انگریز) لطیف الرحمٰن صاحب احمدی اور دیگر چند غیر احمدی معززین سٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزا۔

بغداد

بصرہ سے روانہ ہو کر بغداد پہنچے۔ جہاں الحاج عبداللطیف صاحب اور الحاج عبداللہ العراقی سٹیشن پر استقبال کیلئے موجود تھے اور ہمیں اپنے مکان پر لے گئے۔ بغداد میں چونکہ دمشق کو آنے کے لئے دو تین دن قیام کرنا ضروری تھا۔ اس لئے ہم وہاں ٹھہر گئے۔ قیام میں یہ فائدہ ہوا کہ جماعت بغداد کے کثیر افراد جو بغداد سے دور دور فاصلے پر رہتے ہیں، مثلاً مرزا برکت علی صاحب ملک معراج الدین صاحب و دیگر احباب تشریف لائے۔ اور ان سے لمبی ملاقات اور تبلیغ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ نیز مشہور مقامات مثلاً حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحؒ امام ابو حنیفہ رحؒ۔ امام غزالی رحؒ۔ حضرت یوشع بن نون ؑ۔ کاظمین رحؒ۔ معروف کرخی رحؒ۔ زبیدہ ہارون الرشید رحؒ اور منصور حلاج کے مزارات کی زیارت اور دعا کی۔ حضرت باوا نانک رحؒ کی چلہ گاہ کو بھی دیکھا۔ اور وہاں سے ۱۸ ستمبر تین بجے شام دمشق کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں کوئی آبادی نہیں۔ اور نہ پانی کا انتظام ہے۔ اس لئے موٹروں میں اوپر کی چھت پر پانی بھر لیا جاتا ہے۔ کھانا ہر شخص اپنے پاس خرید کر رکھ لیتا ہے۔ الغرض بغداد کے دوستوں نے ہمیں الوداع کہا اور ہم روانہ ہو گئے۔

دمشق

رات کے ۸ نو بجے موٹر کو حادثہ پیش آگیا قریب تھا۔ کہ الٹ جاتی۔ مگر الحمد للہ کہ اس سے محفوظ رہی۔ موٹر ڈرائیور صبح کے چار بجے تک اسے درست کرتے رہے۔ الحمد للہ کہ موٹر درست ہو گئی۔ اور دوسرے دن نصف رات کے بعد دمشق میں پہنچی۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ یہ سارا سفر بغداد سے دمشق تک پانچ چھ سو میل کا بغیر کسی قیام کے کیا جاتا ہے۔ اور درحقیقت کوئی مقام ایسا ہے بھی نہیں۔ جہاں قیام ہو سکے۔ کیونکہ صحراء ہی صحرا ہے۔ پانی سبزی۔ درخت گھاس یا چرند۔ پرند کا نام تک نہیں پایا جاتا۔ الاستاذ السید منیر آفندی الحصنی فلسطین سے استقبال کیلئے آئے تھے۔ مگر وہ بھی رات کے دس بجے تک موقف الباصات پر انتظار کر کے تشریف لے گئے۔ جب ہم رات کے دو بجے پہنچے۔ تو شہر تقریباً سب بند تھا اسلئے ہم ایک ہوٹل میں چلے گئے۔ وہاں دوسرے دن الاستاذ منیر آفندی الحصنی ہمیں تلاش کرتے کرتے آ ملے۔ اور ان کے مشورہ کے مطابق وہاں چار دن قیام کیا۔ پہلے دن جماعت کے بعض افراد سے فرداً فرداً ملاقات کی۔ کیونکہ ان کو میرے آنے کی اطلاع نہ تھی۔ ازاں بعد جماعت کے احباب کے دو اجتماع ہوئے جن سے اچھا فائدہ ہوا۔ بعض غیر احمدی معززین سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ ایک غیر احمدی معزز تاجر نے ہماری دعوت بھی کی۔ اثناء قیام میں الجامع الاموی بھی دیکھا جس میں وہ منار بھی ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ یہ "المنارۃ البیضاء شرقی دمشق" ہے۔ جس پر مسیح ناصری علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے۔ اور جو دمشق میں "منارۃ سیدنا عیسیٰ ؑ" کے نام سے مشہور ہے یہ مسجد نہایت عالی شان اور بنو امیہ کے دور کی ایک خاص یادگار ہے۔ اس کی وسعت اس کی تعمیر۔ اس پر طلاء اور نقش و نگار کا کام ورطہ حیرت میں ڈالتا ہے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبر بھی اس میں موجود ہے۔

علاوہ ازیں عارف باللہ حضرت شیخ محی الدین صاحب ابن العربی مصنف فتوحات مکیہ کی قبر کی بھی زیارت کی۔ ملک شام کو دیکھنے سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول کی صداقت ثابت ہوتی ہے کہ کشمیر کے معنے ہیں "شام کی مانند" فی الحقیقت جنات و عیون حسن مناظر کے لحاظ سے شام اور کشمیر میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا۔ دمشق کے بازار خصوصاً سوق الحمیدیہ اور دیگر شوارع و اسواق دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں نظافت اور صفائی اور حسن مناظر کمال درجہ کے ہیں۔

حیفا

چار دن قیام کے بعد حیفا کے لئے روانہ ہوئے قبل ازیں حیفا میں گاڑی رات کو پہنچتی تھی۔ مگر شورش فلسطین کے سبب اب گاڑی کی غروب شمس سے قبل پہنچنے کا انتظام ہے۔ یہ وہ ریلوے لائن ہے۔ جو جنگ عظیم سے قبل دمشق سے مدینہ منورہ جاتی تھی۔ مگر جنگ عظیم کے بعد متروک الاستعمال ہے۔

فلسطین

جب حدود فلسطین میں پہنچے۔ تو کثیر تعداد میں فوج گاڑی میں سوار ہو گئی اس قدر سواریاں غالباً نہ ہوں گی۔ جس قدر فوج ہو گی۔ یہ فوج گاڑی کی حفاظت کے لئے سوار کی جاتی ہے۔ کیونکہ جب سے جنگ شروع ہے۔ گاڑیاں الٹ دی جاتی ہیں۔ ریلوے لائن اکھاڑی جاتی ہے۔ ٹیلیفون کے تار کاٹے جاتے ہیں سٹیشن جلائے جاتے ہیں۔ لوگ قتل کئے جاتے ہیں۔ الغرض امن و امان بالکل مفقود ہے۔ راستہ میں ہم نے کئی آبادیاں ویران دیکھیں۔ کیونکہ فوجی قانون کی رو سے جس مقام پر شبہ کیا جاتا ہے۔ کہ یہاں اسلحہ موجود ہے یا وہاں کے لوگ بغاوت میں حصہ لیتے ہیں۔ اسے ڈائنامیٹ سے اڑا دیا جاتا ہے۔ نئی چھاؤنیاں اور پولیس سٹیشن اور یہودیوں کی آبادیاں دیکھیں کئی سٹیشن جلے ہوئے دیکھے۔ الغرض فلسطین کو مصائب کثیرہ کا مورد دیکھا۔

منزل مقصود پر

شام کو غروب شمس کے وقت بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت حیفا پہنچے۔ حیفا سٹیشن پر جماعت احمدیہ کبابیر و حیفا کے جملہ احباب استقبال کیلئے موجود تھے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ بعدہٗ موٹروں میں بیٹھ کر کبابیر شام کے ۷ بجے کے قریب پہنچے اور جامع سیدنا محمودؐ میں داخل ہوئے۔ دو نفل ادا کئے۔ اور منزل مقصود پر پہنچ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

فلسطین کی موجودہ حالت

آج کل فلسطین میں اس قدر شورش ہے۔ کہ الامان۔ ہر قریہ اور ہر شہر فتنہ و فساد کی آماجگاہ ہے۔ روزانہ قتل اور خون کی کثیر وارداتیں ہوتی ہیں۔ مکانات اور باغات جلائے جاتے ہیں۔ گولیاں چلتی ہیں۔ سارے فلسطین میں امن و امان کا نام تک نہیں پایا جاتا۔ خصوصاً حیفا یافا اور قدس (بیت المقدس) ثوار کے زیر نظر ہیں حکومت کی نظر میں جو باغی قرار پاتا ہے۔ اس پر فوجی قانون کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ اور جس کے متعلق ثوار (باغیوں) کو شبہ ہو جاتا ہے۔ کہ اس کا کوئی تعلق یہود سے ہے۔ یا اس نے کسی یہودی کے ساتھ بات کی۔ یا اس کا کسی رنگ میں انگریزوں کے ساتھ تعلق ہے۔ اسے گولی کا نشانہ بنا دیا جاتا ہے۔

فلسطین میں ٹوپی یا پگڑی یا ہیٹ پہننے والے کو گولی مار دینا جائز سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس سے وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس شخص کو ثوار کے ساتھ ہمدردی نہیں کیونکہ ثوار کی طرف سے اعلان ہے۔ کہ جو شخص عقال (عربی لباس جو سر پر بجائے پگڑی یا ٹوپی کے پہنا جاتا ہے۔) نہیں پہنے گا۔ وہ ہم سے محفوظ نہیں اور باوجود کثرت پولیس اور فوج اور ان کے ہر وقت سارے ملک میں گشت کے ایسے واقعات ہر روز کثرت سے ہوتے ہیں۔ فریقین کے آدمی کثرت سے ہر جگہ کام آتے ہیں۔ جنگی طیارے۔ جنگی موٹریں۔ فوجیں ہر وقت گشت لگاتی ہیں۔ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر لائٹ ہوس بنائے گئے ہیں۔ مگر امن مفقود ہے۔ آئے دن ہڑتالیں ہوتی ہیں۔ کثرت سے لوگ بیکار ہو گئے ہیں۔ الغرض حالت ناگفتہ بہ ہے۔

احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ جلد فلسطین کی موجودہ ابتلاء کو دور کرے اور ہمارے لئے تبلیغ کے راستے کھولے۔ خاکسار محمد شریف مبلغ فلسطین از حیفا۔

134

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک خواب کی بنا پر چند گذارشات

خواب

رمضان المبارک کے پہلے جمعہ کی رات کو خاکسار نے ایک خواب دیکھا کہ مسجد اقصیٰ قادیان میں ایک جلسہ ہو رہا ہے۔ جس میں حضور پر نور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی تشریف فرما ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت کے بچے جمع ہیں۔ اور مختلف مضامین پر تقریریں کر رہے ہیں۔ حضور نہایت انہماک کے ساتھ ان کی تربیت فرما رہے ہیں اور ان کی تربیت کو بہت ضروری سمجھتے ہوئے خود ہر ایک سے باتیں کر رہے ہیں۔ اس جلسہ میں اور بھی جماعت کے بزرگ تشریف رکھتے ہیں۔ جلسہ شروع ہوتے وقت حضور نے ازراہ شفقت خاکسار کو ارشاد فرمایا۔ کہ تم اس جلسہ کے پریذیڈنٹ ہو۔ اس پر خاکسار آگے مسجد کے برآمدہ کی طرف بڑھا۔ اس موقع پر بعض اصحاب اعتراض کرنے لگے۔ تو حضور نے ان سے یہ کہتے ہوئے کہ ان کے گھر والے طریق محمدی کے پابند ہیں۔ ان کو روک دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پریذیڈنٹ کو سارا وقت مجمع کی طرف منہ کر کے کھڑا رہنا ہے۔ خاکسار بھی اسی طرح کھڑا ہو گیا جلسے میں جو کارروائی ہوئی۔ وہ خاکسار کو یاد نہیں رہی۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ملاقات شروع ہو گئی ملاقات کے بعد حضور نے فرمایا۔ جماعت کی موجودہ حالت اور اس سست رفتاری پر نظر رکھتے ہوئے کس طرح ساری دنیا فتح ہو سکتی ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اسلام ہی ساری دنیا کا مذہب ہونا ہے الفاظ یہ ہوں یا نہ ہوں لیکن مفہوم یہی تھا۔ حضور اس کام کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت متفکر نظر آتے ہیں۔ آخر حضور نے فرمایا۔ "دعا کریں" اللہ تعالےٰ جماعت میں سچی تبدیلی پیدا فرماوے۔ اور دین کی ترقی کے سامان پیدا فرماوے۔ اس کے معاً بعد خاکسار کو روزے کے لئے اٹھایا گیا۔ اور طبیعت پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے غم و فکر اور جماعت میں سچی اور نیک تبدیلی پیدا ہونے کی خواہش کا اس قدر اثر تھا۔ کہ کچھ وقت تک اسی اثر کے نیچے آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا۔ اس کے بعد دل میں سخت تحریک پیدا ہوئی اپنا خواب احمدی بھائیوں اور بہنوں تک پہنچاؤں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خواہش مبارک سے ان کو آگاہ کروں۔ اب جب کہ یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ مجھے پریذیڈنٹ بنانے کا یہ مطلب میری سمجھ میں آیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی قوت قدسی سے مجھ جیسے ناچیز بھی دین کی خدمت کرنے کے قابل بن سکتے ہیں۔

گزارشات

پس اے معزز بھائیو اور بہنو! اس خواب کی بنا پر پہلی گزارش تو یہ ہے کہ جماعت کو بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دینی چاہئیے۔ اور اچھی طرح ان میں نیکی کو راسخ کرنا چاہئیے۔ دوسرے یہ کہ گھروں میں طریق محمدی کو رائج کرنا چاہئیے اٹھنا۔ بیٹھنا۔ کھانا۔ پینا۔ رسم و رواج سب اسلام کی ہدایات کے مطابق ہونے چاہئیں۔ کیونکہ یہ طریق بلندیٔ درجات اور اسلام کے استحکام کے لئے بہت ضروری ہے۔

تیسرے یہ کہ پریذیڈنٹ صاحبان کو ذاتی آرام ترک کر کے جماعت کی اصلاح اور بہبودی کے لئے پوری کوشش مستعدی اور ہر وقت کے انہماک سے کام لینا چاہئیے۔ اور انہیں ہر ایک کام میں پیش پیش رہنا چاہئیے۔

چوتھے یہ کہ جماعت کو دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور ان بابرکت ایام میں خصوصیت سے دعائیں کی جائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت میں سچی تبدیلی فرماوے۔ اور اسلام کی فتح کے سامان پیدا کرے۔

پانچویں یہ کہ جماعت کو اپنے اندر سچی تبدیلی پیدا کرنی چاہئیے۔

سچی تبدیلی کس طرح پیدا کی جائے

سچی تبدیلی کا جذبہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ اسی وقت پیدا ہو گا جب ہم اپنے مقصد کو سمجھ لیں اور اپنے کام کی اہمیت کا اندازہ لگا لیں۔ ہمارا مقصد نہ نماز ہے۔ کیونکہ لیس البرّ ان تولّو وجوھکم قبل المشرق والمغرب۔ نہ ہی ہمارا مقصد روزہ ہے۔ کیونکہ خدا ہمارے بھوکے اور پیاسے رہنے سے خوش نہیں ہوتا۔ نہ ہی حج اور نہ زکوٰۃ اور چندے اور قربانی ہے۔ کیونکہ لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ہاں یہ سب ذرائع ہیں۔ اپنے مقصود تک پہنچنے کے۔ یہ سب ایک زینہ کے اجزاء ہیں جن کے ملانے سے وہ زینہ تیار ہو جاتا ہے جس پر چڑھتے ہوئے ہم اپنی منزلِ مقصود کی طرف بڑھتے ہیں۔ اسی مقصود کو قرآن کریم نے مشترک طور پر ان اعمال کے ذکر کے بعد بیان فرمایا ہے مثلاً جہاں یہ فرمایا ہے لیس البرّ ان تولوا وجوھکم قبل المشرق و المغرب۔ وہاں یہ بھی فرما دیا۔ ولکن البر من آمن باللہ والیوم الآخر والملئکۃ والکتب والنبیین وآتی المال علیٰ حبہ ذوی القربیٰ والیتمیٰ والمسٰکین ابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوٰۃ وآتی الزکوٰۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا و الصٰبرین فی الباساء والضراء وحین الباس اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون اب سب نیکیوں کے کرنے والے کو ہی متقی کہا گیا ہے کیونکہ وہی شخص سب نیکیاں اور ہر ایک قسم کی تکالیف اٹھا سکتا ہے۔ جس کے پیش نظر ایک مقصد ہو۔ اور وہ مقصد اسے نہایت ہی عزیز ہو۔ اس میں پہلے تو ایمان کی تشریح ہے پھر چندوں کے کئی اقسام ہیں۔ اور نماز اور زکوٰۃ اور تکالیف کو برداشت کرنے کی تلقین ہے۔ اور ایفائے عہد وغیرہ سب باتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ گویا ان سب کے مجموعے کا نام نیکی ہے۔ نہ کہ کسی ایک کا۔ اسی طرح جہاں روزوں کا بیان ہے۔ وہاں یہ بھی فرمایا۔ لعلکم تتقون۔ پھر جہاں قربانیوں کا ذکر ہے وہاں لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا کے بعد ولکن ینالہ التقویٰ منکم کہہ کر اسی مفہوم کو ادا کیا گیا ہے۔

ہمارا مقصد کیا ہے

پس ہمارا مقصد نماز یا روزہ یا چندے۔ یا حج اور زکوٰۃ وغیرہ نہیں بلکہ یہ ذرائع ہیں اس مقصد کے حصول کے اور یہ ایسے ضروری ذرائع ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کو ترک کر کے ہم مقصد کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اور ہمارا مقصد ہے۔ اللہ تعالےٰ کی رضا کا حصول۔ اور اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ اسلام کی تعلیم کا تمام دنیا میں نفاذ ہو۔ پس ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہمارے رب کے قوانین جو دنیا کے لئے بہترین ہیں۔ تمام دنیا پر رائج ہوں۔ یہ ہمارا

تازہ بتازہ نو بنو

عرقِ ماء اللحم انگوری دو آتشہ

جڑی بوٹیوں۔ طیور و میوجات کا لطیف خوشرنگ خوشبودار جوہر!

قیمت:-

فی بوتل (۱۲ خوراک) ۱ روپیہ

دو بوتل سے کم باہر روانہ نہیں ہوتا

جواں کرتا ہے بوڑھوں کو یہ ماء اللحم انگوری
رفیق تندرستی ہے یہ ماء اللحم انگوری

دواخانہ ذاکر الحکیم حاجی غلام نبی زبدۃ الحکماء شاہی یافتہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقصد ہماری نظروں کے سامنے رہنا چاہئے اور ہمارا نفس ہمیں یہ کہہ کر دھوکا نہ دے۔ کہ ہم نے یہ بھی کیا۔ اور وہ بھی کیا۔ کیونکہ یہ تھکا نے والی اور ناکام کرنے والی بات ہے۔ یہ کرنا اور وہ کرنا ہمارا مقصد نہیں۔ ہماری نگاہیں ہر وقت اپنے مقصد پر لگی رہنی چاہئیں اور جب تک وہ حاصل نہ ہو۔ ہر قسم کی قربانی کرتے چلے جانا چاہئے۔

رمضان میں عہد

آؤ ہم رمضان کے ابتداء میں ہی یہ عہد کرلیں۔ کہ رمضان کے ختم ہونے سے پہلے ہم سچی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرینگے اور ہم من حیث الجماعت دنیا میں اللہ تعالےٰ کے احکام پر چلنے کا عملی نمونہ قائم کر دیں گے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہر ایک ارشاد کا جواب اپنے عمل سے دیں گے ہمارے گھر اسلامی اخلاق اور تہذیب کا اعلےٰ نمونہ ہوں گے۔ اگر ہم یہ رنگ اختیار کرلیں۔ تو ہماری عید یقیناً سچی عید ہوگی۔ دنیا کبھی باتوں سے فتح نہیں ہوسکتی۔ اس کے لئے ہمیں قربانی کرنی پڑے گی۔ ہمارے مخالف خوفناک ہتھیاروں سے مسلح ہیں۔ اور ہم نہتے ہیں۔ ہمارے لئے صرف ایک ہی دروازہ کھلا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم اپنی ایسی حالت بنائیں۔ کہ دشمن ہمارے اعلےٰ نمونہ کو دیکھ کر لٹو ہوجائے۔ اور اپنے خوفناک ہتھیاروں کو دور پھینک دے ہمیں اپنا دشمن سمجھنے کی بجائے نہایت عزیز دوست اور خیر خواہ سمجھ کر ہمارے گلے مل جائے۔ اور یہ اسوقت تک ممکن نہیں۔ جبتک ہم اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کی مخلوق کی ہمدردی میں بالکل پگھل نہ جائیں۔ اور عشق کے انوار ہمارے چہرہ پر چمک نہ اٹھیں دنیا کا کوئی کام بے دلی سے سرانجام نہیں پاسکتا۔ دنیاوی بادشاہتوں کے قیام کے لئے بھی آپ لوگ دیکھ رہے ہیں۔ کتنے لوگ قربان ہورہے ہیں۔ کتنی عورتیں بیوہ ہورہی ہیں۔ کتنے بچے یتیم بن رہے ہیں۔ پھر دلوں کے فتح کرنے اور ساری دنیا کے دلوں پر حکمرانی کرنے کی خواہاں قوم کو کتنی قربانی کی ضرورت ہے۔ اس کا اندازہ خود لگالیں۔ اسوقت دنیاوی وجاہت کو قائم کرنے کے لئے قومیں قربانیاں کررہی ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ہماری قربانیاں جب تک نمایاں نہ ہوں۔ بلکہ لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے والی نہ ہوں۔ ہم کیونکر فتح حاصل کرسکتے ہیں۔

دعاء

پس اے بھائیو۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اس بات کو سمجھیں۔ آؤ ہم اس رمضان کے بابرکت ایام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے حضور درد دل سے دعا کریں۔ کہ وہ اپنے فضل سے ہم میں سچی تبدیلی پیدا فرمائے۔ ہم دنیا کے لئے اسلام کا ایک اعلےٰ نمونہ قائم کرکے دنیا کو اللہ تعالےٰ کی طرف کھینچنے میں کامیاب ہوں۔ ہمارے دل دنیا کے ہموم اور غموم کی دوزخ سے بچ کر اللہ تعالےٰ کے دین کے غم کی جنت میں آباد ہوجائیں۔ اور ہم نہ صرف خود بلکہ ہمارا سارا گھرانہ اسلام کا زندہ نمونہ ہو۔ ہم اپنی اولادوں کی ایسی اعلےٰ تربیت کریں۔ کہ مرنے کے بعد بھی اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت کے حصول کا موجب اور صدقہ جاریہ کا کام دیں۔ آمین۔ ثم آمین۔

خاکسار۔ سید عباس علی شاہ سکرٹری تعلیم وتربیت نواب شاہ سندھ۔

ضروری اطلاع

میاں جان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور آنریری انسپکٹر بیت المال کو مندرجہ ذیل انجمنوں میں معائنہ کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ عہدہ داران جماعتہائے مقامی کو چاہئیے کہ ان سے تعاون فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ لالہ موسیٰ۔ گجرات۔ سیالکوٹ۔

ناظر بیت المال

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

سیدوالا۔ غلام محمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ بعض اصحاب نے محلہائے شہر میں اور بعض نے دیہات میں تبلیغ کی موضع ڈھوتی کے احمدی بھی تبلیغ میں شامل ہوئے۔

اٹھوال۔ خلیل احمد صاحب ناصر تحریر کرتے ہیں۔ کہ گروپ بناکر اردگرد ۶ دیہات میں احمدی دوست بھجوائے گئے۔ اور ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

لکھنؤ۔ سید ارتضیٰ علی صاحب تحریر کرتے ہیں۔ شہر کو آٹھ حلقوں میں تقسیم کیا گیا اور ۶۶ محلوں میں ۲۰ وفد بھیجے گئے۔ ہر ایک وفد نے تن دہی سے تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

کلکتہ۔ محمد رفیق صاحب لکھتے ہیں۔ احباب جماعت نے وفود کی صورت میں شہر کے مختلف حصوں میں تبلیغ کی۔ بعض اصحاب بذریعہ بس گئے تقریباً ڈیڑھ ہزار مختلف ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

کیرنگ (اڑیسہ) فیاض الدین خان صاحب لکھتے ہیں ۱۶۔۱۷ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ دوصد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ مولوی سید صمصام علی صاحب نے ۱۶ میل پیدل جاکر رگڑی گاؤں میں تبلیغ کی مولوی صاحب کی تبلیغ کا ان پر اچھا اثر ہوا۔

کیمبل پور۔ احباب جماعت کے پانچ وفود بنائے گئے جنہوں نے شہر کے مختلف حصوں میں تبلیغ کی۔ اور کافی تعداد میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ لوگوں نے دلچسپی سے ہماری باتوں کو سنا اور کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ خاکسار جان محمد۔

کمال ڈیرہ۔ احباب جماعت نے وفود کی صورت میں سات دیہاتوں میں تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ لوگوں نے ہماری باتوں کو توجہ سے سنا۔ خاکسار۔ حکیم محمد۔

نصرت آباد سندھ۔ نذیر احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ بذریعہ وفود ۷۰ غیر احمدیوں کو تبلیغ کی گئی۔

ادرحمہ احباب جماعت نے وفود کی صورت میں گیارہ دیہاتوں میں تبلیغ کی بعض مقامات پر مخالفین نے شرارت کرنی چاہی مگر ہماری طرف سے نرمی کا سلوک کیا گیا۔ خاکسار۔ محمد الدین۔

گاؤں مجھیر احباب جماعت نے فرداً فرداً سارا دن تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقسیم کئے خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ خاکسار۔ محمد مبارک۔

پنڈی چری۔ روشن الدین صاحب تحریر کرتے ہیں۔ ایک شخص الہ جوایا صاحب سے مولوی ثناء اللہ کے ساتھ "آخری فیصلہ" کے موضوع پر گفتگو ہوئی اس پر اچھا اثر ہوا۔ میاں احمد الدین صاحب کھرل نے بھی تبلیغ میں حصہ لیا

فیروز پور چھاؤنی۔ احمد جان خان صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ جماعت کے تمام دوستوں نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ ٹریکٹ تقسیم کئے اور انفرادی طور پر بھی تبلیغ کی گئی۔ ایک مقام پر دوران گفتگو میں قریباً ۷۰۔۸۰ لوگ جمع ہوگئے۔ اور معترضین کے اعتراضوں کے جواب دئے گئے۔

صرف دس آنہ میں
سال بھر رسالہ تندرستی حاصل کیجئے
زبردست رعائتی اعلان
مفصل حالات کے لئے نمونہ
مفت
منیجر رسالہ تندرستی جالندھر شہر پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امیدواران ملازمت کے متعلق اعلان تحقیقاتی کمیشن

مندرجہ ذیل امیدواران براے ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان بروز پیر مورخہ ۷ نومبر ۱۹۳۶ء ½ ۹ بجے صبح مسجد اقصیٰ قادیان میں تشریف لے آویں۔ وہاں ان کی حاضری اور ابتدائی امتحان ہوگا۔ اصل سرٹیفکیٹ بھی ہمراہ لاویں۔

(خاکسار اختر۔ سکرٹری تحقیقاتی کمیشن)

۱۔ مولوی عنایت اللہ خان صاحب ولد رحمت خان صاحب (۲) مولوی عزیز احمد صاحب ولد شیخ محمد صاحب (۳) محمد مسعود احمد صاحب ولد مولوی محمد جی صاحب (۴) چودہری خورشید احمد صاحب ولد چودہری چراغ الدین صاحب (۵) چودہری بشیر احمد صاحب ولد حافظ عبد العزیز صاحب (۶) قاضی عبد الرشید خانصاحب ولد قاضی کریم اللہ صاحب (۷) نذیر احمد صاحب اشرف ولد محمد اسمٰعیل صاحب (۸) احمد علی خانصاحب ولد محمد علی خان صاحب (۹) ابراہیم صاحب ولد چودہری علی محمد صاحب (۱۰) محمد صدیق صاحب خ ولد برکت علی صاحب (۱۱) ملک عنایت اللہ صاحب ولد عبادا اللہ صاحب (۱۲) صلاح الدین صاحب رشید ولد حکیم نظام الدین صاحب (۱۳) عطاء اللہ صاحب ولد چودہری بدرالدین صاحب (۱۴) بشیر احمد صاحب ولد رسالدار علی گوہر صاحب (۱۵) چودہری محمد شریف صاحب ولد چودہری غلام نبی صاحب (۱۶) سردار خان صاحب ولد چودہری نواب الدین صاحب (۱۷) سید محمد ایوب شاہ صاحب ولد سید ولی محمد صاحب (۱۸) عبد الکریم صاحب ولد قادر بخش صاحب (۱۹) عبد الرحمٰن صاحب ولد عبد اللہ صاحب۔

احمدیہ پاکٹ بک کے متعلق ضروری اعلان

پاکٹ بک کا پچھلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ اب نیا ایڈیشن خاکسار کی زیر نگرانی شیخ الٰہی بخش رحیم بخش احمدی تاجران کتب گجرات شائع کر رہے ہیں۔ چونکہ مخالفین احمدیت کی طرف سے کئی نئے نئے اعتراضات احمدیت پر کئے جاتے رہے ہیں۔ اس لئے ان کے جوابات نیز محمدیہ پاکٹ بک اور ہر قسم کی دوسری مخالف کتابوں کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔ لہذا احباب جماعت سے عموماً اور علماء سلسلہ سے خصوصاً نہایت ادب سے درخواست ہے۔ کہ اگر ان کے علم میں کوئی نیا حوالہ یا کوئی اعتراض ایسا ہو جس کا اندراج یا جواب پاکٹ بک میں ضروری ہو تو براہ کرم جلد سے جلد مندرجہ ذیل پتہ پر خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ چونکہ یہ ایک قومی خدمت ہے۔ اس لئے امید ہے کہ احباب کی طرف سے اس معاملہ میں کوئی سستی نہ ہوگی۔

الحقر:۔ ملک عبد الرحمٰن خادم بلیڈر محلہ جٹاں۔ گجرات۔ پنجاب

فاروق کی خریداری کیلئے رمضان المبارک میں خاص رعایت

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر فاروق کا جدید پروگرام منظور فرما کر خریداری کی جو تحریک فرمائی تھی۔ وہ احباب کو یاد ہوگی۔ اس پروگرام کے مطابق فاروق سال رواں سے باقاعدہ ہفتہ وار شائع ہونا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل مضامین ہوتے ہیں۔ (۱) خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ (۲) نظارتوں کے ضروری اعلانات (۳) تبلیغی رپورٹیں ہندوستان اور بیرون ممالک متعلقہ تحریک جدید (۴) دیگر اہم تقریریں از حضرت امیر المومنین (۵) دیگر اخبارات کے مفید اقتباس (۶) موجودہ زمانہ کی سیاسی خبریں۔ (۷) مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات (۸) مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اعتراضوں کے جواب (۹) بعض علمی مضامین صداقت اسلام و صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر (۱۰) عام دنیا کی چیدہ چیدہ خبریں وغیرہ یہ سب کچھ حضور ایدہ اللہ کے پروگرام کی تعمیل میں ہوتا ہے۔ حضور کے ارشاد کے ماتحت فاروق کی اشاعت اس وقت تک کم از کم ایک ہزار ہو جانی یقینی تھی مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب کو اب تک اس کا علم نہیں ہوا۔ کہ فاروق (الف) الفضل کے سائز پر نکلتا ہے (ب) لکھائی چھپائی کاغذ بہت عمدہ ہوتا ہے (ج) ہر انگریزی مہینے میں چار بار شائع ہوتا ہے۔ (د) چندہ باوجود ان خوبیوں کے صرف پانچ روپیہ سالانہ ہے (ہ) جو خریدار اس ماہ رمضان میں خریدار ہونگے ان سے چار روپیہ لیا جائے گا۔ چونکہ اس کی اشاعت بہت کم ہے۔ جس سے اس کا خرچ بھی پورا نہیں ہوتا۔ اس لئے میں نے تجویز کی ہے کہ جو خریدار اس ماہ رمضان المبارک میں اس کی خریداری منظور کریں۔ ان سے بجائے پانچ روپیہ سالانہ کے صرف چار روپیہ سالانہ چندہ لیا جائے گا۔

لہذا آج ہی فاروق کی خریداری کی درخواست معہ مبلغ چار روپیہ چندہ سالانہ یا دو روپیہ چار آنہ چندہ ششماہی ارسال کر کے خریدار بن جائیں چندہ پیشگی لیا جائے گا۔ خواہ خود بھیج دیں یا بذریعہ وی پی ادا کریں۔ درخواست خریداری معہ چندہ پتہ مندرجہ ذیل پر روانہ کریں۔

ایڈیٹر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

ایک زبردست شہادت

جناب چوہدری ہدایت اللہ خان صاحب احمدی نمبردار چک ۳۵ ڈاک خانہ چک ۳۳ ضلع سرگودھا تحریر فرماتے ہیں۔

کہ میں نے آپ کی دوا بنام مسرت منگا کر اپنی بیوی کو استعمال کرائی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۱۲ ستمبر ۳۶ کو لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ جن میری بہنوں کو صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو میری خاندانی مجرب دوا **مسرت** منگا کر استعمال کرنی چاہیے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خدا کے فضل و کرم سے لڑکا ہی پیدا ہوگا۔

قیمت مکمل کورس پانچ روپیہ محصول ۸/

میری ایک اور دوا بنام **راحت** بہنوں کی جملہ امراض ماہواری بے قاعدگی۔ بندش۔ درد سے آنا۔ کمر درد۔ قبض دل کی دھڑکن۔ کمی خون کے لئے حیرت انگیز اثر کرنے والی دوا ہے۔ منگا کر فائدہ اٹھائیں۔

قیمت مع محصول ۱/۸

ملنے کا پتہ

انچارج نجم النساء بیگم احمدی بنگلہ ۹۷ میورو ڈ لاہور

نوٹ:۔ واضح رہے کہ میرا سابقہ پتہ شاہدرہ کا تھا اب میورو ڈ لاہور ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۵۱۴۰

منکہ چوہدری عبد الرحمٰن خان ولد چوہدری حاکم خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن سڑوعہ ڈاک خانہ خاص ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ ۲۸/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۲۰/۱۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :۔ عبد الرحمٰن بقلم خود مولیفائیل [illegible] کوارٹر ۶/۱۵ میر دوڈ روڈ نئی دہلی

گواہ شد :۔ شیخ محمد یعقوب بقلم خود ٹیچر ایم۔ بی سکول کوچہ چیلاں دہلی

گواہ شد :۔ محمد ارجمند بقلم خود انچارج روٹین برانچ دفتر سول ایوی ایشن کوارٹر ۱۵/۶ نئی دہلی میر درد روڈ۔

اٹھرا کا کامل اور مجرب ترین علاج

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب سے طلب فرمائیں۔ ستر سالہ مجرب نسخہ حضرت حکیم حافظ نور الدین اعظم شاہی طبیب کا ہے۔ حمل گر جانا۔ بچہ کا مردہ پیدا ہونا۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ یہ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے حین حیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبد الرحمٰن کاغانی نے ۱۹۱۰ء میں قائم کیا۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔ تمام مجرب نسخہ جات حضرت نور الدین اعظم اس دواخانہ رحمانی میں تیار ہوتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱۲ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خریدنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک ملیں گی۔ منیجر عبد القدیر کاغانی قادیان

دنیا بھر میں پیتل کی بہترین

مشین سیویاں نکل پلیٹڈ (نو ایجاد)

[illegible] خوبصورتی پائیداری میں بے مثال [illegible] جو کار آمد پرزہ بھی لگایا گیا ہے [illegible] خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس ہر مشین کے ہمراہ [illegible] قیمت سات روپے (معہ) علاوہ ازیں شہر آفاق آہنی رہٹ [illegible] انگریزی ہل [illegible] بیلنے جات۔ چاف کٹر۔ بادام روغن نکالنے اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے (محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار)۔ اصلی و اعلیٰ مال منگوانیکا قدیمی پتہ :۔

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

ارادی

ایک عرصہ سے یہ دوا خون کی کمی کمزوری سے دم پھولنا۔ چکر آنا۔ دل دھڑکنا۔ بدن کا بے حس ہوجانا کام سے نفرت کسی وجہ سے طاقت کا گھٹ جانا حتیٰ کہ اعضاء جواب دے چکے ہوں ضعف جگر ضعف معدہ۔ ضعف دماغ بےخوابی بدخوابی کمی بھوک کیلئے استعمال ہو رہی ہے۔ نوے فیصدی احباب نے تعریف کی ہے۔ قیمت ایک اونس ۱۲ محصولڈاک علاوہ۔ ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان۔

بائیو کیمک کی مکمل کتاب
چشمہ شفا
مصنفہ ڈاکٹر اے۔ ایچ صاحب

اس کتاب کی ترتیب بالکل انگریزی طریقہ پر کی گئی ہے۔ اس کے موجد کے حالات زندگی خواص الادویات تجربات۔ علاج الامراض اور ریپرٹری کے حصے حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کئے گئے ہیں۔ قیمت 3/8/0 علاوہ محصولڈاک مجلد چار روپے مع محصول دیگر ہومیوپیتھک و بائیو کیمک کی ادویات بارعایت ملتی ہیں۔ فہرست مفت طلب کریں۔

سلام ہومیو فارمیسی کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

پائیلکس کیا ہے؟

ضرورت رشتہ

ایک شریف خاندان کی لڑکی بعمر ۱۶ سال خواندہ امور خانہ داری سے واقف کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا برسر روزگار اور صاحب زمین یا صاحب جائیداد ہو۔ پٹھان قوم کو ترجیح دی جائے گی۔

خط و کتابت اس پتہ پر ہو۔

قاری غلام مجتبےٰ دار البرکات قادیان

اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو یا آنتیں کسی قسم کا ہو۔ اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہوجاتی ہے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے پھیلے عدا عتدال پر آکر صحت ہوجاتی ہے۔ اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے۔ اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے۔ قیمت تین روپے (عہ)

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہوجاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے کہ تاعمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے (عہ) نوٹ :۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

اعلان

میں اس امر کا بہت خوشی سے اظہار کرتا ہوں۔ کہ قادیان میں جناب ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی ایچ۔ ایم۔ بی جو کہ ایک تجربہ کار ڈاکٹر ہیں اور جو بنگال میں ایک عرصہ دراز تک کام کر چکے ہیں۔ فی الحال قادیان آکر شفاخانہ کھولا ہے۔ یہاں کے بہت پرانے مریضوں کو ان کے ہاتھ سے اللہ تعالےٰ نے شفا بخشی ہے۔ میری اہلیہ بھی جو کہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آتی تھیں انہی کے زیر علاج رہکر شفا حاصل کر چکی ہیں۔ لہذا گزارش ہے۔ کہ احباب ان سے مل کر فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

عبد الصمد دہلوی تعلیم یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی وارد حال قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دھلی ۳۱ اکتوبر۔ یہاں یہ افواہ پھیل رہی ہے کہ ۱۰ نومبر کو وائسرائے ہند گاندھی جی کے ساتھ ملاقات کے لئے انہیں بلائیں گے۔ اور فیڈریشن کے نفاذ کے متعلق ان سے گفتگو کریں گے۔ جس میں نائب وزیر ہند بھی شامل ہو جائیں گے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۳۱ اکتوبر۔ گاندھی جی کے آئندہ پروگرام کے متعلق اگرچہ فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ سرحد سے واپسی پر آپ لاہور ٹھیریں گے۔ اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سلسلہ میں وزیر اعظم سے ملاقات کریں گے۔

پشاور ۳۱ اکتوبر۔ یہ افواہیں پیہم پھیل رہی ہیں۔ کہ ہزارہ۔ مردان صوابی۔ اور کوہاٹ کے متعدد کانگرسی ممبر اسمبلی کی کانگرس پارٹی سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ لیکن متعلقہ ممبر تا حال خاموش ہیں۔ وزارت کو بھی آنے والے خطرہ کا پورا پورا احساس ہے وہ اپنی پوزیشن کو مستحکم کرنے کی فکر میں ہے۔

لکھنؤ ۳۱ اکتوبر۔ دیہات میں تحریک تعلیم بالغان کو کامیاب بنانے کے لئے محکمہ اصلاح دیہات کے افسروں نے حکومت سے سفارش کی ہے۔ کہ چوپالوں میں جہاں بالغوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ مفت حقہ اور تمباکو کا انتظام کیا جاوے۔

شملہ ۳۱ اکتوبر۔ اکتوبر کے دوران میں وزیرستان بھر میں تار اور ٹیلیفون کاٹنے چوکیوں پر گولیاں چلانے، پلوں کو لوٹنے اور راہگیروں کو مجروح کرنے کی متعدد وارداتیں ہوئیں۔ فوج بھی مفسدوں کی تلاش میں مصروف رہتی ہے۔ حکومت کے دباؤ کے ماتحت قبیلہ بھٹانی نے ۱۶ اغوا شدہ ہندوؤں کو چھوڑ دیا ہے۔

حیفہ ۳۰ اکتوبر۔ انگریزی فوج نے ایک باغیوں کی عدالت پر چھاپہ مارا اور جج کو گرفتار کر لیا۔ نیز بہت سی رائفلوں اور گولیوں وغیرہ پر قبضہ کیا۔ باغیوں نے ایسی کئی عدالتیں قائم کر رکھی ہیں۔

جافہ ۳۱ اکتوبر۔ انگریزی فوج نے اب شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور باغیوں کا تسلط دور کر دیا ہے۔ فوج کی امداد کے لئے ہوائی جہاز اور ساحلی کشتیاں بھی موجود ہیں۔ کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ دہشت انگیزی کو ختم کرنے کے لئے فوجی کارروائی کی جانے والی ہے۔

کراچی ۳۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے اللہ بخش وزارت کی حمایت کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ ہائی کمانڈ نے مقامی کانگرس کو اجازت دیدی ہے کہ صوبہ کی بہتری کے لئے جو فیصلہ وہ کرے گی۔ وہ اس میں مداخلت نہیں کرے گا۔

کلکتہ ۳۱ اکتوبر۔ بنگال اسمبلی کی وزارت پارٹی اور اپوزیشن پارٹی کے مسلم ممبروں میں مصالحت کی جو گفتگو ہو رہی تھی۔ وہ کامیاب نہیں ہو سکی۔ چنانچہ ختم کر دی گئی ہے۔

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ راجا نریندر ناتھ صاحب نے پنجاب اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور اسے واپس لینے پر آمادہ نہیں کئے جا سکے۔ اب عنقریب اس کی منظوری اور ضمنی انتخاب کے متعلق انتظامات کا اعلان کیا جائے گا۔

لکھنؤ ۳۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ صوبہ میں ساہوکارہ کو کنٹرول کرنے کے سلسلہ میں ایک بل پیش کرنے والی ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۳۱ اکتوبر۔ گاندھی جی جو پہلے ایک رات بہادر سیٹھ جیا رام کے ہاں مہمان رہے تھے آج وہاں سے نواب سر اللہ نواز خان ممبر سنٹرل اسمبلی کے بنگلہ میں چلے گئے ہیں۔

لکھنؤ ۳۱ اکتوبر۔ حکومت یوپی نے اعلان کیا ہے۔ کہ پبلک کنوؤں کے استعمال کا ہریجنوں کو بھی ویسا ہی حق ہے جیسا اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کو۔ پبلک کنوؤں۔ سڑکوں۔ باغات اور عمارتوں کے استعمال کا ہر شخص کو یکساں حق حاصل ہے۔

جموں ۳۱ اکتوبر۔ مہاراجہ صاحب جموں کی سینئر مہارانی کا جو مہارانا دھرم پور (راجپوتانہ) کی لڑکی تھیں۔ آج بمبئی میں انتقال ہو گیا۔ جہاں وہ علاج کے لئے آئی ہوئی تھیں۔ آپ امراض دل کے علاوہ ذیابیطس میں بھی مبتلا تھیں۔ یہ خبر پہنچتے ہی ریاست میں ہڑتال ہو گئی۔ سرکاری طور پر پانچ روز تک تمام کاروبار۔ دفاتر۔ تعلیم گاہیں۔ تماشہ گاہیں وغیرہ وغیرہ بند کر دی گئی ہیں۔

پشاور ۳۱ اکتوبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے مقرر کردہ کمیشن مسٹر آصف علی بیرسٹر بنوں پر حملہ کی تحقیقات کرنے کے لئے آج یہاں پہنچے۔ وزیر اعظم نے انہیں ہر قسم کی امداد مہیا کرنے کا یقین دلایا ہے۔

نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ دہلی اور لاہور کے مابین باقاعدہ فضائی سروس جاری کرنے کے مسئلہ پر سنجیدگی سے غور ہو رہا ہے۔ جو ہفتہ میں کم سے کم دو تین مرتبہ ہوا کرے گی۔ یکطرفہ کرایہ پچاس روپیہ ہوگا۔

نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ مرکزی اسمبلی کے آئندہ اجلاس ۱۰، ۱۴، ۱۵ اور ۱۷ نومبر کو ہونگے۔

بمبئی ۳۱ اکتوبر۔ اسمبلی میں آج کل ٹریڈ ڈسپیوٹ پر زبردست بحث جاری ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ مزدوروں کی ہڑتالوں کو خلاف قانون قرار دیا جاوے۔

نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے موجودہ ایجوکیشنل کمشنر مسٹر پارکنسن کے ریٹائر ہونے کے بعد مسٹر جان سارجنٹ کو یہ عہدہ دیا جائے گا۔

مارسیلز ۳۱ اکتوبر۔ یہاں کے تین بڑے ہوٹل جل کر راکھ ہو گئے ہیں آتش زدگی اس قدر شدید تھی۔ کہ تمام علاقہ کے فائر انجنوں کی کوشش کے باوجود ۲۴ گھنٹہ کے بعد بھی سلگتی رہی۔ ایک سو سے زیادہ جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ اور تین کروڑ فرانک کا مالی نقصان

دھلی ۳۱ اکتوبر۔ سر شادی لال کی صحت خراب ہے۔ اور اس موسم سرما میں وہ غالباً لنڈن نہیں جائیں گے۔ اور شاید جوڈیشل کمیٹی کی رکنیت سے مستعفی ہو جائیں۔

سارا گوسا ۳۱ اکتوبر۔ جنرل فرینکو کا بھائی جو ہیچو کا ہیں بحری افسر تھا۔ ہوائی جہاز کے ایک حادثہ میں ہلاک ہو گیا ہے

بنوں ۳۱ اکتوبر۔ حکومت سرحد نے ضلع کوہاٹ کے ایک گاؤں پر مہر دل کے لشکر کو امداد دینے کے جرم میں ایک ہزار روپیہ جرمانہ کیا ہے۔ جو اگر مقررہ وقت کے اندر ادا نہ کیا گیا تو وہاں تعزیری پولیس بٹھا دی جائے گی۔

کوہاٹ ۳۱ اکتوبر۔ علاقہ میں جرائم کی بڑھتی ہوئی رفتار کو دیکھ کر موضع لنڈی خوان میں ایڈیشنل پولیس کی چوکی قائم کر دی گئی ہے۔

ٹوکیو ۳۱ اکتوبر۔ جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ایک اور شہر سینانگ جو کینٹن ہانکو ریلوے پر چینیوں کا مشہور جنگی مورچہ ہے فتح کر لیا ہے۔

لکھنؤ ۳۰ اکتوبر۔ چونکہ حکومت اور تعلقہ داروں میں کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا۔ اس لئے تعلقہ داروں نے ایک وار کونسل مرتب کی ہے۔ جس کے صدر راجہ صاحب جہانگیر آباد ہونگے اور جو آئندہ کے لئے نقشہ تیار کرے گی۔

سرینگر ۳۱ اکتوبر۔ یونان کا ایک شہزادہ براہ لداخ یہاں پہنچا۔ اور یہاں سے لاہور روانہ ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ ان علاقہ جات میں شادی کے رسوم و رواج کے مطالعہ کے لئے آیا ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی